سوال

ے ساتھ (تعلقات

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

م میں کنیز یا لونڈی کے بارے میں کیا حکم ہے اور اس کی اولاد کے بارے میں اور لونڈی کے ساتھ ازدواجی تعلقات قائم کرنے کے لیے کیا نکاح کی ضرورت پیش ہوئی ہے۔ (محمد طیب اعوان صدر کلاتھ ہاؤس گول چوک بورے والا)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن حکیم میں کنیز و باندی کے بارے کئی ایک مقامات پر احکامات ذکر فرمائے ہیں۔ مندرجہ بالا مسئلہ کی تفہیم کے لیے درج ذیل آیات پر غور فرمائیں۔

...٣... سورة النساء

طرہ ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں ان سے انصاف نہ کر سکو گے۔ پھر دوسری عورتوں سے جو تمہیں پسند آئیں دو دو، تین تین، چار چار تک نکاح کر لو لیکن اگر تمہیں یہ اندیشہ ہو کہ ان میں انصاف نہ کر سکو گے تو پھر ایک ہی کافی ہے یا پھر وہ کنیزیں اور باندیاں ہیں جو تمہارے قبضے میں ہوں۔ بے انصافی سے بَ

وَالمُحصَنٰتُ مِنَ النِّساءِ إِلّا ما مَلَكَت...٢٤... سورة النساء

نیز تمام شوہروں والی عورتیں بھی تم پر حرام ہیں مگر وہ باندیاں جو تمہارے قبضے میں آئیں۔

...٢٥... سورة النساء

سی آزاد مومنہ عورت سے نکاح کرنے کا مقدور نہ رکھتا ہو وہ کسی مومنہ باندی سے نکاح کرلے جو تمہارے قبضے میں ہوں اور اللہ تعالیٰ تمہارے ایمان کا حال خوب جانتا ہے (کوئی عورت آزاد یا باندی) سب ایک ہی جنس سے ہیں۔ لہذا ان کے مالکوں کی اجازت سے تم ان سے نکاح کر سکتے ہو۔

وَالَّذينَ هُم لِفُروجِهِم حٰفِظونَ ٥ إِلّا عَلىٰ أَزوٰجِهِم أَو ما مَلَكَت أَيمٰنُهُم فَإِنَّهُم غَيرُ مَلومينَ ٦ فَمَنِ ابتَغىٰ وَراءَ ذٰلِكَ فَأُولٰئِكَ هُمُ العادونَ ٧... سورة المؤمنون

وہ لوگ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے ہیں سوائے اپنی بیویوں یا باندیوں کے وہ قابل ملامت نہیں ہیں البتہ جو اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں وہی زیادتی کرنے والے ہیں۔

۔ (1) ازواج (2) ما ملکت أيمانهم کا اطلاق زبان عرب کے معروف استعمال اور قرآن حکیم کی تصریحات کے مطابق صرف ان عورتوں پر ہوتا ہے جو باقاعدہ نکاح میں لائی گئی ہوں اور معروف طریقے کے مطابق ان سے عقد قائم کیا گیا ہو۔ اس کے لیے اردو میں بیوی کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جبکہ ما ملکت

ر حاضر میں بعض متجددین اور مغرب زدہ طبقہ جنہیں باندی سے تمتع کا جواز تسلیم نہیں، وہ سورۃ النساء کی آیت "وَمَن لَم يَستَطِع مِنكُم طَولًا أَن يَنكِحَ المُحصَنٰتِ المُؤمِنٰتِ" سے استدلال کر کے یہ ثابت کرنے کی سعی لاحاصل کرتے ہیں کہ لونڈی سے بھی نکاح کر کے ہی تمتع کیا جا سکتا ہے کیونکہ وہاں یہ حکم دیا گیا کہ اگر ؟

موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آمَنَ بِمُحَمَّدٍ، وَالعَبدُ المَملوكُ إِذا أَدّى حَقَّ اللهِ، وَحَقَّ مَواليهِ، وَرَجُلٌ كانَت لَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَها فَأَحسَنَ تَأديبَها، وَعَلَّمَها فَأَحسَنَ تَعليمَها، ثُمَّ أَعتَقَها فَتَزَوَّجَها، فَلَهُ أَجرانِ)

(متفق علیہ بحوالہ مشکوۃ المصابیح الفصل الاول کتاب الایمان رقم 11)

میوں کے لیے دوگنا اجر ہے۔ ایک وہ شخص جو اہل کتاب میں سے اپنے نبی پر بھی ایمان لایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی ایمان لایا اور ایسا غلام جو کسی کی ملکیت میں ہے جب وہ اللہ کا حق ادا کرے اور اپنے مالکوں کا حق بھی۔ اور ایسا آدمی جس کے ماتحت باندی ہے اور اس سے جماع کرتا ہے، اسے ادب سکھا

یہ صحیح حدیث بھی اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ باندی کے ساتھ تمتع بوجہ ملکیت ہے اسی لیے فرمایا "بطوہا" وہ اس سے وطی کرتا ہے، پھر آزاد کر کے نکاح کرلیتا ہے تو دہرا اجر ہے۔ ظاہر ہے شادی سے قبل وہ اس سے تمتع بوجہ ملک کرتا ہے۔ بہرکیف سلف صالحین اور قدیم ائمہ مفسرین کا یہی موقف تـ

ن 3/265۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ایک اور مقام پر فرمایا ہے

...٥٠... سورة الاحزاب

ے نبی! ہم نے تمہارے لیے تمہاری وہ بیویاں حلال کر دیں جن کے مہر تم نے ادا کیے ہیں اور وہ عورتیں جو اللہ کی عطا کردہ لونڈیوں میں سے تمہاری ملکیت میں آئیں۔

اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے بیویوں کے لیے باندیوں کو بھی حلال فرمایا ہے۔ اس اجازت کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ بنی قریظہ کی باندیوں میں سے ریحانہ رضی اللہ عنہا اور غزوہ بنو مصطلق کی باندیوں سے جویریہ رضی اللہ عنہا غزوہ خیبر کی باندیوں سے صفیہ رضی الا

ہ اولاد ہو گی وہ اس شخص کی جائز اولاد سمجھی جائے گی۔ اس اولاد کے قانونی حقوق وہی ہوں گے جو شریعت میں صلبی اولاد کے لیے مقرر ہیں۔ صاحب اولاد ہو جانے کے بعد وہ عورت فروخت نہ کی جا سکے گی اور مالک کی وفات کے بعد وہ خود بخود آزاد ہو جائے گی۔ اس بات پر صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا اجماع۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد3۔کتاب النکاح-صفحہ348

محدث فتویٰ